کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے، خدا کے حکم کو چھوڑ دوں۔ اس سے سہل تر تو یہ بات ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کر دیا جائے اس لیے آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں...... وہ لوگ جو میری دعوت کو رد کرنے کے وقت قرآنِ شریف کی نصوصِ صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں ان کو راستباز قرار دینا اس شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔" ؎۱

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو اس وجہ سے جماعت سے خارج کیا گیا تھا کہ وہ اس عقیدہ کا مخالف تھا کہ منکرین کو کافر نہ کہا جائے۔ اور نیز منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ اس حوالہ سے صاف عیاں ہے کہ مرزا صاحب اپنے منکرین کو کافر قرار دیتے ہیں۔

غیر احمدی امام کے پیچھے نماز جائز نہیں

کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ اپنے مریدوں کو کیوں منع کرتے ہیں؟ مرزا صاحب نے فرمایا:۔

"جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پرواہ نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں لاپرواہ پڑے ہیں ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔" ؎۲

کسی کے سوال پر فرمایا:۔

"مخالف کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔ پرہیزگار کے پیچھے نماز پڑھنے سے آدمی بخشا جاتا ہے۔ نماز تمام برکتوں کی کنجی ہے۔ نماز میں دعا قبول ہوتی ہے۔ امام بطور وکیل

؎۱ الذکر الحکیم نمبر ۴ ؎۲ ملفوظات احمدیہ جلد دوم ص۲۱۵

کے ہوتا ہے۔ اس کا اپنا دل سیاہ ہو تو پھر وہ دوسروں کو کیا برکت دے گا۔" [1]

مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ ایسے لوگ جو برا نہیں کہتے مگر پورے طور پر اظہار بھی نہیں کرتے۔ محض اس وجہ سے کہ لوگ برا کہیں گے کیا ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں؟ میں کہتا ہوں ہرگز نہیں اس لیے کہ ابھی تک ان کے قبول حق کی راہ میں ٹھوکر کا پتھر ہے۔" [2]

اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق ذکر تھا، فرمایا:۔

"صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔" [3]

۱۔ سوال ہوا کہ جو آدمی اس سلسلہ میں داخل نہیں اس کا جنازہ جائز ہے یا نہیں فرمایا کہ:۔

"اگر سلسلہ کا مخالف تھا اور ہمیں برا کہتا اور سمجھتا تھا تو اس کا جنازہ نہ پڑھو اور اگر خاموش تھا اور درمیانی حالت میں تھا تو اس کا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ نماز جنازہ کا امام تم میں سے کوئی ہو ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔"

۲۔ سوال ہوا اگر کسی امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا:۔

"پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو۔ اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب

---

[1] ملفوظات احمدیہ جلد دہم ص۳۱ [2] ایضاً ص۲۶ [3] ص۲۲

کرے تو وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔"

ج:۔ فرمایا:۔

"اگر کوئی ایسا آدمی جو تم میں سے نہیں اور اس کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے غیر لوگ موجود ہوں اور وہ پسند نہ کرتے ہوں کہ تم میں سے کوئی پیش امام بنے اور جھگڑے کا خطرہ ہو۔ تو ایسے مقام کو ترک کرو اور اپنے کسی نیک کام میں مصروف ہو جاؤ۔"[1]

خان عجب خاں صاحب تحصیلدار نے مرزا صاحب سے استفسار کیا کہ اگر کسی مقام کے لوگ اجنبی ہوں اور ہمیں علم نہ ہو کہ وہ احمدی جماعت میں ہیں یا نہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جاوے کہ نہ؟ فرمایا:۔

"ناواقف سے پوچھ لو۔ اگر وہ مصدق ہے تو نماز اس کے پیچھے پڑھی جاوے، ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک الگ جماعت بنانا چاہتا ہے اس لیے اس کے منشا کی کیوں مخالفت کی جاوے جن لوگوں سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے۔ بار بار ان میں گھسنا یہی تو اس کے مخالف ہے۔"

پھر تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ اپنے مقام پر جا کر ہمارا بڑا کام کیا ہونا چاہیے۔ فرمایا کہ:۔

"ہماری دعوت کو لوگوں کو سنایا جائے۔ ہماری تعلیم سے ان کو واقف کیا جاوے تقویٰ اور توحید اور سچا اسلام ان کو سکھایا جاوے۔"

بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ مرزا صاحب نے فرمایا:۔

"ان لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو۔ اکیلے پڑھ لو۔ جو ایک ہو گا وہ جلد دیکھ لے گا کہ ایک اور اس کے ساتھ ہو گیا ہے۔ ثابت قدمی دکھاؤ۔ ثابت قدمی میں ایک کشش ہوتی ہے۔ اگر کوئی جماعت کا آدمی نہ ہو تو نماز اکیلے پڑھ لو مگر جو اس سلسلہ میں نہیں اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو، ہرگز نہ پڑھو۔ جو ہمیں زبان سے برا نہیں کہتا۔ وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہیں کرتا۔ ہاں ہر ایک کو سمجھاتے رہو۔ خدا کسی نہ کسی کو ضرور

---

[1] ملفوظات احمدیہ جلد سوم ص ۲۷۶، ۲۷۷ بحوالہ الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء۔ [2] ایضاً جلد پنجم ص ۳۸، ۳۹

کھینچ لے گا۔ جو شخص نیک نظر آوے۔ سلام علیک اس سے رکھو۔ اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کردو۔" لے

دو آدمیوں نے بیعت کی۔ ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ؟ فرمایا :۔

ل۔ "وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

ب۔ "پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں۔ وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے" لے

<u>غیر احمدیوں کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنے کے بارہ میں مرزا غلام احمد صاحب نے سخت تاکید فرمائی۔</u>

مولوی عبدالکریم صاحب قادیانی نے اپنے ایک مضمون میں جو غیر احمدیوں کی اقتداء فی الصلوٰۃ کے بارہ میں مرزا صاحب سے استفسار کے بعد مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہوا فرماتے ہیں :۔

"اگرچہ بارہا یہ بات صاف کی گئی ہے کہ کسی شخص کے پیچھے ہماری جماعت کو نماز میں اقتداء نہیں کرنی چاہیئے جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے بیعت کی ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ بعض ناتمام اور خام طبیعتیں اس تلاش میں رہتی ہیں کہ ان کے لیے کوئی سوراخ نکل آئے۔ جس پر وہ اس نبرد آزما میدان سے بھاگ کر پناہ لیں .... ہمارے زمانہ میں اگرچہ بعض پیشگوئیوں نے بدفطرت، جلد بازوں اور منافقوں کے رد کرنے اور رد کنے کے لیے دور باش کا کام دیا ہے۔ مگر جیسا اس امتحان اور ابتلاء نے مفید کام کیا ہے اس سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ اسی وقت سے جب سے یہ حکم ہوا اور خدا تعالیٰ کی وحی سے ہوا کہ کوئی احمدی

لے ملفوظات جلد پنجم ص۳۷ بحوالہ البدر ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء لے ایضاً جلد ہشتم ص۲۸۲ بحوالہ البدر ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

غیر مبائع کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ اکثر طبیعتوں کو اسی طرح شاق معلوم ہوا جس طرح شدتِ حرّ میں مدینہ کے ٹھنڈے سایہ اور ٹھنڈے پانی کو چھوڑ کر نبرد آزما سفر کرنا ان پہلے بعضے کو ناگوار گزرا۔ رفتہ رفتہ سعید فطرتوں نے اس تلخ پیالہ یا موت کے پیالہ کو خوشی سے پی لیا اور ایک وقت کے بعد وہ بول اٹھے کہ سبحان اللہ یہ تو بڑا ہی شیریں اور خوشگوار شربت تھا۔ ہمارے مونہوں کی خرابی کی وجہ سے ہمیں پہلے پہل تلخ معلوم ہوا لیکن باوجود اس کے بعض طبیعتیں اس کی ضرورت محسوس کرتی رہیں۔ اتنی بات قطعاً کٹ جانے کی لعنت سے تو محفوظ رہے مگر جب اٹھنے کی کوشش کرتے ان کے پاؤں اس کے بوجھ سے لڑکھڑاتے۔ وہ ہمیشہ اس تاک میں رہتے کہ یہ حکم کسی طرح کوئی ایسا رنگ پکڑے جس سے ان کی خواہش پوری ہو جائے۔ وہ احمدی بھی رہیں اور اپنی رسم و عادات یعنی قوم کو بھی نہ چھوڑیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود اس کے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے صاف ناطق الفاظ میں یہ حکم دیا مگر خبیث استنباط اور سوذی استدلال کسی نہ کسی سوراخ سے نکلتا ہی رہا۔ چنانچہ البدر نمبر ۱۸-۲۰ وغیرہ میں اگرچہ کمزور استدلال کے رنگ میں ہمارے دوست نے غیر مبائع کے پیچھے نماز کے جواز کا مسئلہ نکالا۔ اور اگرچہ وہ منصوص اور ناطق حکم کے رنگ میں بھی نہیں تھا۔ پھر بھی میرے پاس خطوط اس مضمون کے آنے شروع ہو گئے کہ کیا یہ درست ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز درست ہے؟ میں نے جب دیکھا کہ ایسا نہ ہو کہ سیلاب ٹیلوں سے گزر جائے عصر کی نماز کے وقت حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اخبار البدر میں ایسا لکھا گیا ہے۔ آپ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ "میرا وہی مذہب ہے جو میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبائع شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کریں نماز نہ پڑھو۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص متردد یا مذبذب ہو تو وہ بھی مکذب ہے۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس طرح احمدی میں اور اس کے غیر میں تمحیص اور تمیز

کر دے"۔

میں نے (مولوی عبدالکریم صاحب قادیانی) یہ آواز سن کر بآواز بلند حاضرین سے کہا سن لو! اب یہ بات بڑی صفائی سے طے ہوگئی۔ پھر پوچھ لو۔ حضرت اقدس تشریف رکھتے ہیں آئندہ کسی کو خلاف کرنے یا کہنے کی وسعت نہ رہے گی۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی صفائی سے آخر تک اس نزاع کا فیصلہ کر دیا۔ وللہ الحمد" ؎۱

غیر احمدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھو

قادیانی خلیفہ اول مولوی نورالدین کے دو خطوط:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ صرف اللہ پر بھروسہ رکھو۔ دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند۔ اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ ہے کہ ایک جانے سے قوم بخشتا ہے۔ فرماتا ہے فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم یہ اس کا فضل ہے ...... امام مسجد میں اور یہ لوگ بہت کمزور ہوتے ہیں۔ وہ مجھے فرماتے تو میں انشاء اللہ بہت تدبیریں کر دیتا۔ مگر آپ بات جانے دو وہ آپ کے پیچھے چاہیں تو نماز پڑھ لیں۔ ہم امام کے خلاف نہیں کر سکتے۔ قومیت باطل ہوتی ہے اور اس راز کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ اس لیے آپ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ ان کے داماد اور ان کا کنبہ سخت دشمن ہیں اللہ رحم کرے۔ نورالدین" ؎۲

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صریح حکم حضرت امام کے خلاف کرنے والا ہمارا کیا لگتا ہے اور ہمارا اس سے کیا تعلق ہے۔ آپ اس کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کوئی بہتر پیش نماز پیدا کر دے گا۔ نورالدین۔

۲۳ فروری ۱۹۰۹ء"

؎۱ اخبار الحکم ۳۰ نومبر و ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء

؎۲ بدر جلد ۱۰ نمبر ۷۔ ۸ دسمبر ۱۹۱۰ء